روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

منگل 10 جولائی 2012ء 19 شعبان 1433 ہجری 10 وفا 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 160

قیام عبادت کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی۔

(اے) میرے رب! مجھے اور میری اولاد (میں سے ہر ایک) کو عمدگی سے نماز ادا کرنے والا بنا (اے) ہمارے رب! (ہم پر فضل کر) اور میری دعا قبول فرما۔ اے میرے رب! جس دن حساب ہونے لگے اس دن مجھے اور میرے والدین کو اور تمام مومنوں کو بخش دے۔ (ابراہیم: 42,41)

جماعت احمدیہ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کا افتتاح، تقویٰ اور عبادت میں بڑھنے اور حقوق العباد کیلئے تلقین

انسان کی زندگی کا اصل مدعا خدا کی عبادت اور اس کی ذات میں فنا ہونا ہے

دل میں سے خواہشات اور نام نہاد تسکین کے دنیاوی بتوں کو نکال کر باہر پھینکنا ہو گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 6 جولائی 2012ء بمقام مسی ساگا کینیڈا کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ مورخہ 6 جولائی 2012ء کو حضور انور کے خطبہ جمعہ سے شروع ہوا۔ حضور انور پاکستانی وقت کے مطابق رات ساڑھے 10 بجے انٹرنیشنل سنٹر مسی ساگا جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور پرچم کشائی کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ بعدازاں حضور انور جلسہ گاہ کے اندر تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا کے فضل سے آج جماعت احمدیہ کینیڈا کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسے ایک احمدی کیلئے برکات کا موجب بنتے ہیں اور بننے بھی چاہئیں۔ کیونکہ ایک خاص ماحول میں صرف دینی اغراض کیلئے جمع ہونا، ذکر الٰہی اور رضائے باری تعالیٰ کے حصول کیلئے جمع ہونا یقیناً اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو کھینچتا ہے۔ جلسوں میں شامل ہونے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت میں بڑھنے کی باتیں سنیں، دعاؤں اور عبادات کی طرف توجہ ہو اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ پیدا ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے انعقاد کا ایک اہم مقصد تقویٰ کا حصول ہے، اللہ تعالیٰ کی عبادت اس کے حق کے ساتھ کی جائے تو یہ وہ مقام ہے جہاں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے۔ خدائے واحد کی عبادت ہی انسان کی پیدائش کا بہت بڑا مقصد ہے۔ پس اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش، اس کی معرفت اور خدا تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ دنیا میں اور خاص طور پر مغربی ممالک میں بے شمار طریقے ایجاد کرنے کی انسان نے کوشش کی جن کا ماحصل صرف بے حیائی ہے۔ انسانی قدریں بھی اس قدر گر گئی ہیں کہ ہر قسم کے ننگ اور بیہودگی کو لوگوں کے سامنے کرنا بلکہ ٹی وی پر دکھانے پر بھی کوئی عار نہیں سمجھا جاتا بلکہ بعض حرکات جانوروں سے بھی بدتر ہیں اور اس چیز کو فن اور سکون کا نام دیا جاتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ وہ لوگ چارپایوں کی طرح بلکہ ان سے بھی بدتر اور بھٹکے ہوئے ہیں، یہی لوگ ہیں جو غافل ہیں۔ حضور انور نے موجودہ دور میں معاشرے میں پھیلی برائیوں کی نشاندہی فرمائی اور احمدیوں کو ان برائیوں، بدیوں اور گندی حرکات سے کلیۃً بچنے کی تلقین فرمائی۔ فرمایا کہ ایک حقیقی مومن کو تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے ہر عمل کو خالصتاً للہ کرنا ہوگا۔ دل میں سے خواہشات اور نام نہاد تسکین کے دنیاوی بتوں کو نکال کر باہر پھینکنا ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ تمہارا تقویٰ تمہارے لئے عزت کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہی ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ دینی غریب بھائیوں کو کبھی بھی حقارت کی نگاہ سے نہ دیکھو۔ مال و دولت یا نسبی بزرگی پر بے جا فخر کر کے دوسروں کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھو۔ خدا کے نزدیک مکرم وہی ہے جو متقی ہے۔ خوش قسمت ہے وہ انسان جو متقی ہے اور بدبخت ہے وہ جو لعنت کے نیچے آیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی کرو اور پھر اپنے اعمال اور سنت نبوی پر چلنے کے عمل کو اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے اور دعاؤں سے مزید خوبصورت بناؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینے، بغض، غیبت، کبر، رعونت، فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہی ہوتا ہے اس لئے متقی بننے کی کوشش کرو۔

حضور انور نے فرمایا کہ پس جلسے کے اس ماحول سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنی برائیوں پر نظر رکھتے ہوئے ہر ایک برائی سے بچنے اور ہر قسم کی نیکیوں کو اختیار کرنے کی طرف بھرپور توجہ دینی چاہئے۔ کچھ دنوں بعد رمضان بھی شروع ہو رہا ہے، اس سے بھی بھرپور فائدہ اٹھاتے ہوئے اپنے تقویٰ کے معیار کو بلند تر کرتے چلے جائیں، اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر بعض انتظامی باتوں کی طرف بھی احباب جماعت کو توجہ دلائی۔

منیر بانی تعلیمی قرض فنڈ

نظارت تعلیم کے تحت ایک تعلیمی قرض فنڈ جاری ہے جس کا نام منیر بانی تعلیمی قرض فنڈ ہے اس سکیم میں وہ طلباء و طالبات درخواست دے سکتے ہیں جو کسی بھی پروفیشنل ادارہ میں داخلہ حاصل کر رہے ہوں یا کر چکے ہوں اور ان کو مالی مشکلات ہوں اس کے علاوہ ایسے طلباء و طالبات جو کوئی ہنر سیکھ رہے ہیں مثلاً پلمبنگ، سلائی، کڑھائی اور دیگر ڈپلومہ کورسز وغیرہ۔ اپنی درخواست بنام ناظر تعلیم صدر صاحب/امیر صاحب کی تصدیق، گزشتہ امتحانات میں کامیابی کا ثبوت (رزلٹ کارڈ وغیرہ) اور داخلہ کے ثبوت (فیس، رسیدات) کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروائیں، نیز پہلے موصول ہونے والی درخواستوں پر فیصلہ کر دیا جائے گا۔

قواعد اور مزید تفصیلی معلومات نظارت تعلیم سے لی جا سکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

ماہر امراض معدہ و جگر کی آمد

محترم ڈاکٹر محمد محمود شیخ صاحب ماہر امراض معدہ و جگر مورخہ 15 جولائی 2012ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کے معائنہ کیلئے تشریف لائیں گے۔ ضرورت مند احباب و خواتین ڈاکٹر صاحب موصوف کی خدمات سے استفادہ کیلئے تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں: میں خداتعالیٰ کاشکرادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اوروفادار جماعت عطا کی ہے

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کے حضور سے وفا اور عقیدت اور محبت و اطاعت کے جذبہ سے پُر ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ ان تمام رفقاء کے درجات بلند سے بلندتر فرماتا چلا جائے ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں اور آپ کے بعد آپ کے ذریعہ سے قائم ہونے والی قدرت ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور خلافت کے ساتھ جڑ کر اس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 25 مئی 2012ء بمطابق 25 ہجرت 1391 ہجری شمسی بمقام فرینکفرٹ جرمنی

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں:

''مَیں خداتعالیٰ کا شکرادا کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک مخلص اور وفادار جماعت عطا کی ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ جس کام اور مقصد کے لئے مَیں ان کو بلاتا ہوں نہایت تیزی اور جوش کے ساتھ ایک دوسرے سے پہلے اپنی ہمت اور توفیق کے موافق آگے بڑھتے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ ان میں ایک صدق اور اخلاص پایا جاتا ہے۔ میری طرف سے کسی امر کا ارشاد ہوتا ہے اور وہ تعمیل کے لئے تیار''۔

فرمایا: '' حقیقت میں کوئی قوم اور جماعت تیار نہیں ہوسکتی جب تک کہ اس میں اپنے امام کی اطاعت اور اتباع کے لئے اس قسم کا جوش اور اخلاص اور وفا کا مادہ نہ ہو''۔ فرمایا کہ '' حضرت مسیحؑ کو جو مشکلات اور مصائب اٹھانے پڑے، ان کے عوارض اور اسباب میں سے جماعت کی کمزوری اور بیدلی بھی تھی'' (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا)۔ فرماتے ہیں کہ.......... ''اس کے برخلاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے وہ صدق و وفا کا نمونہ دکھایا جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہیں مل سکتی۔ انہوں نے آپ کی خاطر ہر قسم کا دکھ اٹھانا سہل سمجھا۔ یہاں تک کہ عزیز وطن چھوڑ دیا۔ اپنے املاک واسباب اور احباب سے الگ ہو گئے اور بالآخر آپ کی خاطر جان تک دینے سے تامل اور افسوس نہیں کیا۔ یہی صدق اور وفا تھی جس نے ان کو آخر کار بامراد کیا۔ اسی طرح مَیں دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے میری جماعت کو بھی اس کی قدر اور مرتبے کے موافق ایک جوش بخشا ہے اور وہ وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھاتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ نمبر 224-223۔ایڈیشن 2003ء۔مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اپنے لئے خدا تعالیٰ کے نشانات کا ذکر فرماتے ہوئے چھہترویں نشان میں فرماتے ہیں کہ:

''براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے (-)۔ یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ مَیں تیری محبت لوگوں کے دلوں میں ڈالوں گا اور میں اپنی آنکھوں کے سامنے تیری پرورش کروں گا۔ یہ اُس وقت کا الہام ہے جب ایک شخص بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا۔ پھر ایک مدت کے بعد یہ الہام پورا ہوا اور ہزارہا انسان خدا نے ایسے پیدا کئے کہ جن کے دلوں میں اُس نے میری محبت بھر دی۔ بعض نے میرے لئے جان دی اور بعض نے اپنی مالی تباہی میرے لئے منظور کی اور بعض میرے لئے اپنے وطنوں سے نکالے گئے اور دُکھ دیئے گئے اور ستائے گئے اور ہزارہا ایسے ہیں کہ وہ اپنے نفس کی حاجات پر مجھے مقدم رکھ کر اپنے عزیز مال میرے آگے رکھتے ہیں''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22صفحہ 240-239)

(یہاں حضرت مسیح موعود نے اپنے ایک مخلص (رفیق) حضرت سید ناصر شاہ صاحب اوورسیئر کے ایک خط کا ذکر فرمایا۔ فرماتے ہیں کہ جنہوں نے لکھا ہے کہ) ''میری بڑی تمنا یہ ہے کہ قیامت میں حضور والا کے زیرسایہ جماعت بابرکت میں شامل ہوں جیسا کہ اب ہوں۔ آمین۔ حضور عالی! اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ خاکسار کو اس قدر محبت ذات والا صفات کی ہے کہ میرا تمام مال وجان آپ پر قربان ہے اور مَیں ہزار جان سے آپ پر قربان ہوں۔ میرے بھائی اور والدین آپ پر نثار ہوں۔ خدا میرا خاتمہ آپ کی محبت اور اطاعت میں کرے۔ آمین۔''

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22صفحہ240حاشیہ)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''جب مَیں اس درجہ کا صدق اور ارادت اکثر افراد اپنی جماعت میں پاتا ہوں تو بے اختیار مجھے کہنا پڑتا ہے کہ اے میرے قادر خدا! درحقیقت ذرّہ ذرّہ پر تیرا تصرف ہے۔ تُو نے ان دلوں کو ایسے پُرآشوب زمانہ میں میری طرف کھینچا اور اُن کو استقامت بخشی، یہ تیری قدرت کا نشانِ عظیم الشان ہے''۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد22صفحہ240)

اس وقت مَیں بعض ایسے مخلصین کی اپنی روایات پیش کروں گا جو وفا اور عقیدت اور محبت اور اطاعت کے جذبے سے پُر ہیں۔ بعض باتیں بظاہر معمولی لگتی ہیں، بہت چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں۔ انسان سمجھتا ہے کہ یہ کونسی اطاعت ہے، ذرا سی معمولی بات ہے۔ لیکن ہر اطاعت کا جو واقعہ ہے اس میں ایک گہرا سبق ہے۔ اس عشق و وفا کی وجہ سے جوان رفقاء کو حضرت مسیح موعود سے تھا، کس طرح

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

خوش دلی سے وہ آپ کی کامل اطاعت کیا کرتے تھے۔ یہ سب باتیں جو ہیں ہم سب کے لئے نمونہ بھی ہیں۔ حقیقت میں یہی سچی فرمانبرداری اور تعلق ہے جو پھر تقویٰ میں بھی ترقی کا باعث بنتا ہے اور جماعت کی اکائی اور ترقی کا بھی باعث بنتا ہے۔

حضرت فضل الٰہی صاحب ریٹائرڈ پوسٹ مَین فرماتے ہیں۔ حکومت کی طرف سے میری ترقی کا حکم صادر ہوا تو میں نے حضرت صاحب سے ذکر کیا کہ حضور میری ترقی ہوگئی ہے اور مَیں یہاں سے (اب) جارہاہوں، اب ٹرانسفر بھی ہوجائے گی۔ حضور نے فرمایا کہ دیکھو فضل الٰہی! یہاں لوگ ہزاروں روپیہ خرچ کرکے آرہے ہیں (یعنی قادیان میں) اور تم ترقی کی خاطر یہاں سے جارہے ہو۔ یہیں رہو، ہم تمہاری کمی پوری کردیں گے۔ چنانچہ کہتے ہیں کہ حضور کے حسبِ ارشاد میں نے جانے سے انکار کردیا اور پھر وہیں رہا اور مالی منفعت جو تھی اُس کو قربان کردیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ315 روایات حضرت فضل الٰہی صاحب)

حضرت مفتی فضل الرحمٰن صاحب فرماتے ہیں کہ حضور گورداسپور مقدمے کی تاریخوں پر تشریف لے جاتے تھے تو مجھ کو ضرور اردل میں رکھا کرتے تھے، اُس زمانے میں یکّے ہوتے تھے۔ جب آپ صبح کو روانگی کے لئے تشریف لاتے تو فرماتے، میاں فضل الرحمٰن کہاں ہیں؟ اگر مَیں حاضر ہوتا تو بولتا ورنہ آدمی بھیج کر مجھے گھر سے طلب فرماتے کہ جلدی آؤ۔ حضور کا یکّہ ہمیشہ مَیں ہی چلاتا۔ یکّہ بان کو حکم نہ تھا کہ چلائے۔ مَیں یکّہ بان کی جگہ بیٹھ جاتا اور میاں شادی خان صاحب مرحوم میرے آگے ساتھ بیٹھ جاتے اور یکّہ کے اندر اکیلے حضور ہی تشریف رکھتے۔ مقدمے کے دوران جب یہ سفر ہوا کرتا تھا اس دوران میں میرا دوسرا بچہ بیمار ہوگیا اور اُس کو ٹائیفائیڈ ہوگیا۔ حضور اکثر اُس کو دیکھنے کے لئے تشریف لاتے تھے۔ تاریخ مقدمہ سے ایک دن قبل میری بیوی نے کہا کہ حضور کو دعا کے لئے لکھو۔ مَیں نے کہا جبکہ آپ ہرروز دیکھنے کو تشریف لاتے ہیں تو لکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ مگر اُس نے اصرار کیا تو مَیں نے عریضہ لکھ دیا، خط لکھ کے ڈال دیا۔ حضرت نے اس پر تحریر فرمایا کہ مَیں تو دعا کروں گا پر اگر تقدیرِ مبرم ہے تو ٹل نہیں سکتی۔ یہ الفاظ پڑھ کر میرے آنسو نکل آئے۔ بیوی نے پوچھا: کیوں؟ مَیں نے کہا اب یہ بچہ ہمارے پاس نہیں رہ سکتا۔ اگر اس نے اچھا ہونا ہوتا تو آپ یہ نہ لکھتے۔ خیر دوسرے دن صبح کو روانگی تھی، سب لوگ چوک میں کھڑے تھے منتظر تھے کہ حضور برآمد ہوئے اور کسی سے کوئی بات چیت نہیں کی اور سیدھے میرے گھر تشریف لے آئے۔ بچے کو دیکھا، دَم کیا اور مجھے فرمایا کہ آج تم یہیں رہو۔ مَیں کل آجاؤں گا۔ بچے کی حالت تشویشناک ہے۔ چنانچہ مَیں رہ گیا۔ حضور کے سارے سفروں میں صرف یہ ایک دن تھا کہ مَیں معیت میں نہ جاسکا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 447-446روایات حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب)

بچے کا جو افسوس تھا وہ تو ہے لیکن ایک دن نہ جانے کا، سفر میں معیت نہ ہونے کا بھی بڑا واضح افسوس نظر آتا ہے۔

حضرت حافظ عبدالعلی صاحب ولد مولوی نظام الدین صاحب فرماتے ہیں کہ ’’زبانی حضرت میر محمد اسمٰعیل ریٹائرڈ (جو اُس وقت طالبعلم تھے) سول سرجن معلوم ہوا کہ آپ جب لاہور میڈیکل کالج میں پڑھنے تشریف لائے تو حضرت مسیح موعود نے ارشاد فرمایا کہ آپ لاہور میں مکان میں اکیلے نہ رہیں بلکہ اپنے ساتھ کسی کو ضرور رکھیں۔ اس ارشاد کے ماتحت حضرت میر صاحب اکیلے کبھی کسی شہر میں (جہاں تک میں دیکھتا رہا) نہ رہے، اُس وقت بورڈنگ میڈیکل کالج کوئی نہ تھا۔ میر صاحب کرایہ کا مکان لے کر رہتے تھے‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ217روایات حضرت حافظ عبد العلی صاحب)

اور پھر صرف ایک دفعہ حکم نہیں سمجھا بلکہ کہتے ہیں زندگی میں ہمیشہ جب بھی مَیں نے دیکھا، جہاں بھی رہنا پڑا، کسی نہ کسی کو ضرور ساتھ رکھا کرتے تھے۔

حضرت ملک شادی خان صاحب ولد امیر بخش صاحب فرماتے ہیں کہ مَیں ایک دفعہ میاں جمال دین صاحب مرحوم کے ساتھ قادیان میں آیا اور (بیت) مبارک میں جب ہم آئے تو ظہر کا وقت تھا۔ حضرت صاحب نماز کے لئے جو تشریف لائے تو میں نے حضرت صاحب سے مصافحہ کیا۔ میرے کانوں میں مُرکیاں پڑی ہوئی تھیں (چھوٹے چھوٹے چھلے تھے) تو حضور نے فرمایا کہ ’’یہ مُرکیاں کیسی ہیں‘‘، (مومن) تو نہیں ڈالتے‘‘۔ میاں جمال دین صاحب نے کہا: حضور! دیہاتی لوگ ایسے ہوتے ہیں کیونکہ ایسے مسائل سے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ فرمایا ان کو کانوں سے اُتار دو۔ تو میر ناصر نواب صاحب مرحوم نے بھی کہا کہ جلدی اُتار دو کیونکہ حضرت صاحب نے حکم فرمایا ہے۔ میں نے اُسی وقت اُتار دیں۔ جب نماز عصر کے وقت نماز پڑھنے کے لئے آیا تو حضور نے فرمایا کہ ’’اب (مومن) معلوم ہوتا ہے‘‘۔ اُس کے بعد مَیں نے بیعت کرلی‘‘ (اُس وقت بیعت نہیں کی تھی)۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 169 روایات حضرت ملک شادی خاں صاحب)

آجکل بھی بعض لڑکے فیشن میں بعض اُوٹ پٹانگ چیزیں ڈال لیتے ہیں۔ بعضوں نے گلے میں سونے کی چینیں ڈالی ہوتی ہیں۔ یہ ساری چیزیں منع ہیں۔ سونا پہننا تو ویسے ہی مردوں کے لئے منع ہے۔ یہاں کے ماحول کا بعض دفعہ اثر ہوجاتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے بعض احمدی لڑکے بھی اس قسم کے فیشن کرلیتے ہیں۔

جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی ولد عبدالرحیم صاحب بھٹی فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ حضرت اقدس نے گھر میں تھوڑے سے چاول پکوائے (یعنی پلاؤ) اور حضرت کے حکم سے حضرت (اماں جان) نے اُن دنوں یہاں قادیان میں جتنے احمدی گھر تھے سب گھروں میں تھوڑے تھوڑے بھیجے۔ وہ چاول برکت کے چاول کہلاتے ہیں اور حضور کا حکم تھا کہ گھر میں جتنے افراد ہیں اُن سب کو کھلائیں۔ (یعنی کہ جس جس گھر میں بھیجے تھے اُن کو کہا کہ ہر گھر والا چاول کھائے) چنانچہ کہتے ہیں۔ بڑے قاضی صاحب نے اپنے بڑے لڑکے بشیر احمد کے والد عبدالرحیم صاحب کو جوان دنوں جمّوں میں ملازم تھے لفافے میں چند دانے کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے‘‘۔ اب گھر کے افراد کے لئے حکم تھا کہ اُن کو یہ چاول کھلاؤ اور اس حکم کی اتنی حد تک تعمیل کی کہ کیونکہ میرا بیٹا ہے اور وہ وہاں موجود نہیں تھا تو اُس کو ایک لفافے میں کاغذ کے ساتھ چپکا کر بھیج دیئے‘‘ اور خط میں لکھ دیا کہ اتنا کونہ جس میں چاول چپکائے ہوئے ہیں، کھالینا‘‘۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 350 روایات جناب والدہ بشیر احمد صاحب بھٹی)

یہ تھی اطاعت اور محبت۔

حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح بیان کرتے ہیں کہ جب حضور آخری بار لاہور تشریف لے گئے تو میرے والد صاحب کو خط لکھ کر منگوالیا۔ والد صاحب جب لاہور پہنچے تو خواجہ کمال الدین صاحب نے اُن کو کہا کہ میاں غلام رسول! تم ہمارا یہاں کیا سنوار رہے ہو، (یعنی کیوں آئے ہو تم) والد صاحب نے حضرت صاحب کا خط نکال کر دکھایا اور فرمایا کہ اس شخص سے پوچھو جس نے خط لکھ کر مجھے بلایا ہے۔ پھر حضور سے ملاقات کی اور حضور کی حجامت بھی بنائی، مہندی بھی لگائی نیز خواجہ صاحب کی بات کا بھی ذکر فرما دیا۔ حضرت صاحب نے ایک پرچہ لکھ کر دیا جس پر وہ پرچہ والد صاحب نے نیچے جاکر دکھایا اور تمام لوگ خاموش ہوگئے پھر کسی نے ذکر نہیں کیا۔ پھر حضور نے یہ بھی پیار کا اظہار کیا کہ میرے والد صاحب کو پانچ روپے بھی دیئے اور فرمایا کہ آپ کو تو مَیں نے بلایا ہے، آپ ان کی باتوں کی پرواہ نہ کریں۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ42-41۔ روایات حضرت میاں عبدالغفار صاحب جراح)

یعنی یہ محبت کا جذبہ (رفقاء) کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ تھا، حضرت مسیح موعود بھی اُس سے بڑھ کر سلوک فرمایا کرتے تھے۔

حضرت شیخ زین العابدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حافظ صاحب جب قادیان آئے تو حقہ بہت پیا کرتے تھے اور چوری چوری میاں نظام الدین صاحب کے مکان پر جاکر پیا کرتے تھے۔ یہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے رشتہ دار تھے لیکن بڑے سخت مخالف تھے۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ لگ گیا۔ فرمایا میاں حامد علی! یہ پیسے لو اور بازار سے ایک حقہ خرید لاؤ اور تمبا کو بھی لے آؤ اور جب ضرورت ہو، گھر میں پی لیا کرو۔ ان لوگوں کے پاس نہ جایا کرو۔ (کیونکہ یہ لوگ تو (دین حق) کے بھی منکر تھے)۔ چنانچہ وہ حقہ لائے اور پیتے رہے۔ مہمان بھی وہی حقہ پیتے تھے۔ چھ سات ماہ کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا میاں حامد علی! یہ حقہ اگر چھوڑ دو تو کیا اچھی بات ہے۔ حافظ صاحب نے کہا کہ بہت اچھا حضور، چنانچہ انہوں نے حقہ چھوڑ دیا فوراً۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ73-72۔ روایات حضرت شیخ زین العابدین برادر حافظ حامد علی صاحب)

پہلے بری صحبت سے بچانے کے لئے ایک عارضی ترکیب یہ کی کہ عارضی انتظام کردیا کہ جاؤ،

اپنا حقہ لے آؤ اور گھر میں پی لیا کرو۔ اور جب ایک وقت گزر گیا پھر فرمایا کہ کیونکہ یہ ایسی چیز ہے جو صحت کے لئے بھی مضر ہے اور بدعادات میں مبتلا کر دیتی ہے اس لئے اس کو چھوڑ دو تو بہتر ہے۔ اس سے کوئی یہ مطلب نہ لے کہ کیونکہ ایک دفعہ انتظام کر دیا تھا اس لئے بات جائز ہوگئی۔ سگریٹ نوشی اور یہ چیزیں جو ہیں عموماً ایسی بُری عادتیں ہیں جن کو چھوڑنا بہتر ہے۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے ایک جگہ یہ فرمایا کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں یہ تمباکو وغیرہ ہوتا تو یقیناً اس سے آپ منع فرماتے۔

حضرت ملک غلام حسین صاحب مہاجر، ایک سیٹھ صاحب تھے، اُن کا ذکر کرتے ہوئے فرما رہے ہیں کہ ایک دفعہ جب وہ تشریف لائے تو حضرت اقدس نے مجھے بلا کر فرمایا کہ میاں غلام حسین! سیٹھ صاحب کی خدمت کے لئے پیرا اور میاں کرمداد کو تو مَیں نے لگایا ہوا ہے مگر وہ سیدھے سادے آدمی ہیں، اس لئے آپ بھی خیال رکھا کریں۔ پیرا کے سپرد یہ خدمت تھی کہ وہ بازار سے اُن کے لئے اشیاء خرید لایا کرے اور چونکہ وہ تمباکو پیتے تھے کرمداد اُن کو حقہ تازہ کر دیا کرتا تھا۔ مجھے حضور نے ان دونوں کی نگرانی کے لئے مقرر فرمایا اور فرمایا کہ آپ بھی ان کا بہت خیال رکھا کریں۔ بڑے معزز آدمی ہیں اور دور سے بڑی تکلیف اُٹھا کر آتے ہیں۔ سیٹھ صاحب مجھے فرمایا کرتے تھے کہ میاں غلام حسین! ٹھنڈا پانی چاہئے۔ مَیں دوڑ کر بڑی (بیت) سے اُن کے لئے تازہ پانی نکال کر لے آتا۔ اُن کا کھانا بھی اندر سے پک کر آیا کرتا تھا۔ مَیں ہی اُنہیں کھلایا کرتا تھا۔ وہ قریباً ایک ماہ سے لے کر ڈیڑھ ماہ تک رہا کرتے تھے۔ حضرت صاحب وقتاً فوقتاً خاکسار سے پوچھا بھی کرتے تھے کہ سیٹھ صاحب کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ ایک دفعہ حضرت صاحب نے (بیت) میں مسکرا کر سیٹھ صاحب سے دریافت کیا کہ سیٹھ صاحب! آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ حضور! کوئی تکلیف نہیں۔ میاں غلام حسین تو پانی بھی (بیت) سے لا کر دیا کرتے ہیں۔ حضرت صاحب سیٹھ صاحب کو رخصت کرنے کے لئے دارالصحت تک تشریف لے جایا کرتے تھے اور جب حضرت صاحب واپس لوٹتے تو مجھے، پیراں دتہ اور کرمداد کو بلا کر دو دو روپے ان دونوں کو اور مجھے پانچ روپیہ دیا کرتے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 90-89۔ بقیہ روایات ملک غلام حسین صاحب مہاجر)

خدمت اور اِکرامِ ضیف مہمان کی خدمت جو ہے یہ حضرت مسیح موعود کے ارشاد کی تعمیل میں تو سب کرتے ہی تھے۔ ایک تو ویسے بھی حکم ہے کہ مہمان کی مہمان داری کرنی چاہئے لیکن یہاں خدمت کا ثواب کمانے کے لئے اور دوسرے محبت اور اطاعت کا اظہار کرنے کے لئے ایک اور فرض بھی بن گیا تھا۔

حضرت مولوی عزیز دین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود سے مفتی محمد صادق صاحب نے جو اُس وقت لاہور میں ملازم تھے، صبح کے وقت جانے کی اجازت مانگی۔ حضرت صاحب نے فرمایا: آپ نہ جائیں، آج یہیں رہیں۔ پھر مفتی صاحب نے دوپہر کے وقت عرض کی کہ حضور! نوکری کا کام ہے۔ آج پہنچنا ضروری تھا۔ اب تو وقت بھی گزر گیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا: وقت کی کوئی فکر نہ کریں، آپ ابھی چلے جائیں انشاء اللہ ضرور پہنچ جائیں گے۔ مفتی صاحب بٹالہ کی طرف روانہ ہوگئے اور میں بھی ان کے ساتھ بٹالہ چلا۔ وقت چار بجے کا ہو گیا۔ ان ایام میں بٹالہ سے لاہور کو دو بجے گاڑی جایا کرتی تھی۔ مایوس تو سبھی تھے مگر جب اسٹیشن پر پہنچے تو معلوم ہوا کہ گاڑی دو گھنٹے لیٹ ہے۔ چنانچہ وہ گاڑی آئی اور ہم سوار ہو کر لاہور کی طرف روانہ ہو گئے۔ یہ جلسہ کے ایام کی بات نہیں، بلکہ کوئی اور وقت تھا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 216-215۔ روایات مولوی عزیز دین صاحب)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب بیان کرتے ہیں کہ میاں چراغ دین صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ اتوار کے دن مَیں نے حضرت صاحب سے اجازت مانگی کہ حضور! مجھے دفتر حاضر ہونا ہے۔ حضرت صاحب اکثر اجازت دے دیا کرتے تھے مگر اُس دن اجازت نہ دی۔ پیر کے دن صبح اجازت دی۔ یہاں سے گیارہ بجے گاڑی پر سوار ہو کر تین بجے لاہور پہنچے اور سیدھے ٹم ٹم میں بیٹھ کر ساڑھے تین بجے دفتر پہنچے۔ کرسی پر بیٹھے ہی تھے۔ (اب یہاں دیکھیں کیونکہ حضرت مسیح موعود کے حکم اور اطاعت کی وجہ سے رُکے تھے، اللہ تعالیٰ نے کس طرح یہ سلوک کیا اور عجیب معجزانہ واقعہ ہوا ہے) کُرسی پر بیٹھے ہی تھے کہ دفتر کا کوئی کلرک آیا اور کہنے لگا کہ بارہ بجے آپ کو کاغذ دیئے تھے، وہ کام آپ نے کیا ہے یا نہیں۔ (حالانکہ یہ پہنچے ہی تین بجے تھے) پھر ایک افسر آیا۔ اُس نے کہا چراغ دین! گیارہ بجے جو آپ نے چھٹی دی تھی یہ اُس کا جواب ہے۔ (یعنی اُس افسر کے پاس ایسا انتظام اللہ تعالیٰ نے کیا، کوئی بھی چھٹی لے کر گیا تھا وہ سمجھے کہ چراغ دین لے کے آئے، یا بہرحال اللہ تعالیٰ کے فرشتوں نے کام کیا)۔ فرمانے لگے کہ دفتر کا ہر شخص یہی سمجھتا تھا کہ مَیں دفتر میں ہی ہوں، چنانچہ چار بجے شام میں دفتر سے گھر چلا گیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 234۔ روایات میاں عبدالعزیز صاحب آف لاہور)

یہ بھی اطاعت اور فرمانبرداری اور پھر رفقاء کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا جو سلوک تھا، اُس کی ایک مثال ہے۔

حضرت میر مہدی حسین صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضور نے مجھے بلایا اور حکم دیا کہ ہمارے لنگر میں ایندھن نہیں ہے۔ تم دیہات سے اوپلے خرید کر لاؤ اور آج شام تک پہنچ جائیں۔ کیونکہ کل کے لئے لنگر خانے میں ایندھن نہیں ہے اور چار روپے مجھے خریدنے کے لئے دیئے۔ میں وہ روپیہ لے کر سیدھا (بیت) مبارک کی چھت پر چڑھ گیا اور موجودہ منار جو علیحدہ (بیت) سے کھڑا ہے اُس کے قریب کھڑے ہو کر دعا کی کہ الٰہی! تیرے مسیح نے مجھے ایک کام کے لئے فرمایا ہے اور مَیں اس سے بالکل ناواقف ہوں۔ مجھے ایسی سمت بتلائی جائے جہاں سے مَیں شام تک اوپلے لے کر یہاں پہنچ جاؤں۔ مجھے منارے کے تھوڑی بلندی کے اوپر سے ایک آواز آئی، آواز سنائی دی کہ ”ریگستان ہے“۔ مَیں نے سمجھا کہ میرے پاؤں میں زخم کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے مجھے جانے سے روکا ہے۔ مَیں نے دوبارہ عرض کی کہ حضور! (یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کی کہ) مَیں لنگڑا ہی چلا جاؤں گا لیکن تیرے مسیح کا حکم شام تک پورا ہو جائے۔ دوبارہ جواب آیا کہ یہیں آ جائے گا، کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔ مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا اور کہا کہ اسی طرح مسیح کے کام ہوں گے تو دنیا فتح ہو سکے گی۔ مَیں اسی جگہ بیٹھ گیا اور دعا کرتا رہا کہ الٰہی! ایسا نہ ہو کہ مجھے شام کو حضرت مسیح موعود سے شرمندہ ہونا پڑے۔ پھر دل میں خیال آیا کہ میں نبی نہیں ہوں، کوئی ولی نہیں ہوں جس کے الہامات ایسے جلدی سچے نکلیں۔ مجھے کہیں جانا چاہئے۔ لیکن پھر خیال آیا کہ اگر کوئی شخص کسی کی دعوت کرے کہ شام کو ہمارے گھر کھانا کھا لو تو وہ تردد نہیں کرتا۔ مجھے خدا تعالیٰ کے وعدے پر یقین ہونا چاہئے۔ وہ ضرور یہاں ایندھن پہنچا دے گا۔ اس پر میں مطمئن ہو کر (بیت) کی چھت پر ہی بیٹھ رہا۔ ظہر کا وقت قریب ہوا، نیچے اُترتے ہی خادمہ نے جس کے سامنے مجھے حضور نے روپیہ دیا تھا، دیکھ لیا اور کہنے لگی کہ تو ابھی تک ”بالن“ (یعنی ایندھن) لینے نہیں گیا۔ مَیں نے جی میں سوچا کہ یہ حضور کے پاس ہے، اُسے پتہ ہوگا کہ حضور کو الہامات ہوتے ہیں اور پورے بھی ہو جاتے ہیں، اُسے کہا کہ فکر کی بات نہیں، مجھے خدا تعالیٰ نے الہام کیا ہے کہ بالن (یعنی ایندھن) یہیں پہنچ جائے گا۔ اس پر وہ برہم ہو کر کہنے لگی کہ تو یہ کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہ ہوگا مَیں کہیں نہیں جاؤں گا؟ دیکھو میں ابھی جا کے حضرت صاحب سے کہتی ہوں۔ (اس بات کو اُس نے اور رنگ میں لے لیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ وہاں پہنچ جائے گا۔ اُس نے کہا کہ نہیں جب تک الہام نہیں ہوگا نہیں جاؤں گا)۔ خیر باوجود میرے روکنے کے اُس نے جا کے حضور کو سنا دیا کہ وہ کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہ ہوگا مَیں کہیں نہیں جاؤں گا۔ مجھے یہ فکر ہوئی کہ حضور اب ضرور مجھ سے بلا کر دریافت کریں گے تو مجھے اپنے الہام کا ذکر کرنا پڑے گا۔ ایک فقیر عاجز، بادشاہ کے سامنے کہاں کہہ سکتا ہے کہ مَیں بھی مالدار ہوں (یعنی حضرت مسیح موعود کو تو الہام ہوتے ہیں، مَیں کس طرح کہہ سکتا ہوں کہ مجھے الہام ہوا ہے) اس لئے میں (بیت) کی سیڑھیوں سے اُتر کر بٹالے والے دروازے کی طرف بھاگا اور پیچھے مُڑ کر دیکھا کہ کوئی مجھے بلانے والا تو نہیں آیا۔ بٹالے والے دروازے پر پہنچ کر مَیں نے قصد کیا کہ سیکھواں جا کر ایندھن کی تلاش کروں اور مولوی امام الدین اور خیر الدین صاحبان سے امداد لے کر یہ کام کروں۔ تھوڑی دور چل کر مجھے پھر خیال پیدا ہوا کہ خدا تعالیٰ کا تو حکم ہے کہ یہاں آ جائے گا، مگر میں تو اگر باہر چلا گیا تو روپیہ بھی میرے پاس ہے تو یہ کام کس طرح ہوگا؟ اس لئے میں واپس آ کر (بیت) کی چھت پر پھر بیٹھ گیا اور دعا کرتا رہا کہ خدا تعالیٰ اپنا وعدہ پورا کرے۔ پیِراں دِتہ ایک ملازم حضرت اقدس کا جو پہاڑیہ کہلاتا تھا مجھے دیکھ کر آواز دینے لگا کہ بالن کے (یعنی ایندھن کے) گڈے پہاڑی دروازے پر آئے ہیں، چل کر خرید لو۔ مَیں نے سجدہ شکر ادا کیا اور اُس کے ساتھ جا کر دیکھا تو ایک گڈا اوپلوں کا تھا، باقی لکڑی تھی اور اس گڈے کے لئے بارہ شخص گاہک موجود تھے۔ اور وہ ایک دوسرے سے دو دو آنے بڑھ کر بولی دے رہے تھے اور ایک روپیہ بارہ آنے تک بولی ہو چکی تھی۔ میاں نجم الدین صاحب نے دو آنے بڑھا کر لینا چاہا، مَیں نے ایک آواز دی کہ میں دیکھ لوں

کہ اس میں کتنا ایندھن ہے اور گڈے کے گرد پھر کر کہا کہ ایک روپیہ بارہ آنے سے زیادہ اس میں ایک پیسے کا ایندھن نہیں ہے (یا لکڑی اوپلے نہیں ہیں) جس کی مرضی ہو وہ خرید لے۔ یہ کہہ کر مَیں چلا آیا اور جی میں کہتا تھا کہ الٰہی! بغیر تیرے فضل کے یہ مجھے نہیں مل سکتا۔ میرے چلے آنے پر سب گاہک منتشر ہو گئے اور پیراں دتہ وہاں کھڑا رہا، جب گڈے والا حیران ہوا کہ کوئی لینے والا نہیں تو پیراں دتہ نے کہا کہ میرے ساتھ گڈا لے چلو مَیں تم کو ایک روپیہ بارہ آنے دلواؤں گا۔ گڈے والا اُس کے ساتھ ہولیا۔ مَیں اُس وقت (بیت) مبارک پر دعا کر رہا تھا۔ جو مَیں نے سنا کہ پیراں دِتّہ کہتا ہے کہ گڈا آ گیا، اس کو سنبھال لیں۔ گڈا لنگر خانے میں پہنچا کر مَیں نے سوچا کہ حضرت صاحب کو اطلاع کر دی جائے کہ حکم کی تعمیل ہو گئی ہے۔ مگر دل میں پھر خیال آیا کہ یہ کیا کام ہے جس کی اطلاع دینی واجب ہو گی۔ خود خدا تعالیٰ حضرت اقدس کو بتلا دے گا۔ میرے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔ صبح کو حضرت اقدس سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ جب ڈھاب کی طرف سے ایک سڑک کا معائنہ کر کے جو میر صاحب نے بنوائی تھی، واپس تشریف لائے تو بطور لطیفے کے حضور نے فرمایا کہ یہاں ایک مہدی حسین آیا ہوا ہے، ہم نے اُس کو ایندھن لانے کے لئے کہا تھا مگر وہ شخص کہتا ہے کہ جب تک مجھے الہام نہیں ہو گا (جس طرح اُس عورت نے سنایا جا کے) مَیں یہ کام نہیں کروں گا۔ اس پر سب لوگ ہنس پڑے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ رجسٹر نمبر 11 صفحہ 282تا 287. روایات میر مہدی حسین صاحب خادم المسیح)

لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کا سلوک دیکھیں، کچھ اُن کی مجبوریاں تھیں اور اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی ذات کا ثبوت دینا تھا۔ کس طرح ان کی دعا کی بھی قبولیت ہوئی اور سارا انتظام بھی ہو گیا۔

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں دارالامان میں ہی تھا۔ یہ غالباً 1905ء کا واقعہ ہے کہ میاں عبدالحمید خان صاحب کپورتھلوی جو خان صاحب میاں محمد خان صاحب کے فرزند اکبر ہیں۔ وہ میاں محمد خان صاحب جن کی نسبت حضرت مسیح موعود نے ازالہ اوہام میں خاص الفاظ میں تعریف فرمائی ہے۔ خان صاحب عبدالحمید خان نے مجھے کہا کہ آپ کپورتھلے میں چلیں اور وہاں کچھ روز ہمارے پاس بغرض درس و تدریس اور (دعوت الی اللہ) قیام کریں۔ میں نے عرض کیا کہ میں درالامان میں ہی قیام رکھوں گا اور جانا پڑا تو واپس وطن کو جاؤں گا۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں عریضہ لکھ کر آپ کے نام حکم لکھا دوں تو کیا آپ پھر بھی نہ جائیں گے۔ مَیں نے کہا پھر مَیں کیسے نہیں جاؤں گا۔ پھر تو مجھے ضرور جانا ہو گا۔ چنانچہ انہوں نے ایک رقعہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا کہ مولوی غلام رسول راجیکی کو ارشاد فرمایا جائے کہ وہ میرے ساتھ کپورتھلہ جائیں اور وہاں درس و تدریس اور (دعوت الی اللہ) کے لئے کچھ روز قیام کریں۔ حضرت اقدس نے اس رقعہ کے جواب میں زبانی ہی کہلا بھیجا کہ ہاں وہ جا سکتے ہیں۔ میری طرف سے اجازت ہے۔ پھر مَیں اُن کے ساتھ کپورتھلہ گیا اور وہاں چھ مہینہ کے قریب درس و تدریس اور (دعوت الی اللہ) کا کام کرتا رہا۔ حضرت مسیح موعود کی اجازت اور حضور کے ارشاد سے یہ پہلا موقع تھا جو مجھے میسر آیا جس میں مَیں نے محض (دین حق) کی خدمت کے لئے سفر کیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 10صفحہ18تا19 روایات حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب)

حضرت میاں خیر الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ کرم دین والے مقدمہ کے دوران میں گورداسپور تھا۔ مغرب کا وقت تھا۔ حضور نے فرمایا کہ فیروز الدین صاحب ڈسکوی نہیں آئے۔ (کیونکہ اُن کی صبح شہادت تھی، وہ احمدی نہیں تھے مگر اخلاص رکھتے تھے)۔ پھر حضور نے مولوی صاحب سے فرمایا کہ کوئی ایسا شخص بلاؤ جو مولوی نور احمد لودھی ننگل والے کو جانتا ہو۔ میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور! مَیں جانتا ہوں۔ فرمایا ابھی جاؤ اور کل نو بجے سے پہلے اُن کو ساتھ لاؤ۔ مَیں رات رات پہنچا اور کچھ دیر ایک کھالی پر (پانی کا نالہ جو تھا۔ یہ زمینوں پر پانی لگانے کے لئے ہوتے ہیں) آرام کیا۔ علی الصبح گاؤں میں پہنچا۔ مولوی صاحب نماز کے بعد طالبعلم کو سبق پڑھا رہے تھے۔ مجھے دیکھ کر دور سے ہی خیریت پوچھی اور فرمایا کیسے آئے؟ مَیں نے کہا گورداسپور سے آیا ہوں۔ حضور نے بلایا ہے۔ مولوی صاحب نے فوراً کتاب بند کر دی اور یہ آیت پڑھی۔ (-) (انفال: 25) یعنی اے مومنو! اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی بات سنو، جب وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔ کہتے ہیں گھر بھی نہیں گئے۔ سیدھے میرے ساتھ چل پڑے اور نو بجے کے قریب ہم پہنچ گئے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ23روایات میاں محمد خیر الدین صاحب ولد میاں جھنڈا خاں)

حضرت خلیفہ نور الدین صاحب سکنہ جموں فرماتے ہیں کہ جن دنوں میں شہر کی گشت کی ملازمت پر تھا تو جہاں جاتا، قبور کے متعلق وہاں کے لوگوں اور مجاوروں سے سوال کرتا اور حالات معلوم کرتا اور بعض اوقات اُن کا ذکر حضرت مولانا نور الدین صاحب (یعنی حضرت خلیفہ اوّل) سے بھی کرتا۔ ایک دفعہ مَیں محلّہ خانیار (سرینگر) سے گزر رہا تھا کہ ایک قبر پر مَیں نے ایک بوڑھے اور بڑھیا کو بیٹھے دیکھا۔ مَیں نے اُن سے پوچھا کہ یہ کس کی قبر ہے؟ تو انہوں نے بتلایا کہ ''نبی صاحب'' کی ہے۔ اور یہ قبر یوز آسف شہزادہ نبی اور پیغمبر صاحب کی قبر مشہور تھی۔ میں نے کہا یہاں نبی کہاں سے آیا۔ تو انہوں نے کہا یہ نبی بہت دور سے آیا تھا اور کئی سو سال قبل آیا تھا۔ نیز انہوں نے بتلایا کہ اصل قبر نیچے ہے۔ اس میں ایک سوراخ تھا جس سے خوشبو آیا کرتی تھی لیکن ایک سیلاب کا پانی آنے کے بعد یہ خوشبو آنی بند ہو گئی۔ میں نے یہ تذکرہ بھی حضرت مولوی صاحب سے کیا (یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے) اس واقعہ کو ایک عرصہ گزر گیا اور جب مولوی صاحب ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے گئے تو ایک دن حضرت مسیح موعود کی مجلس میں جس میں حضرت مولوی صاحب بھی موجود تھے، حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مجھے (-) (مومنون: 51) سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کسی ایسے مقام کی طرف گئے جیسے کہ کشمیر ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اوّل نے خانیار کی قبر والے واقعہ کے متعلق میری روایت بیان کی۔ حضور نے مجھے بلایا اور اس کے متعلق مجھے مزید تحقیقات کرنے کا حکم دیا۔ چنانچہ میں نے مزید تحقیق کر کے اور کشمیر میں پھر کر پانچ سو ساٹھ علماء سے اس قبر کے متعلق دستخط کروا کر حضور کی خدمت میں پیش کئے، جسے حضور نے پسند فرمایا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ70، 71روایات حضرت خلیفہ نورالدین صاحب سکنہ جموں)

حضرت سید تاج حسین بخاری صاحب فرماتے ہیں کہ جب حضرت اقدس سیالکوٹ میر حامد شاہ صاحب کے مکان پر فروکش تھے تو میں حضور کی خدمت میں بوساطت اپنے نانا جان حضرت سید امیر علی شاہ صاحب حاضر ہوا۔ حضور نے اپنی بیعت میں لیا اور فرمایا: قادیان آ کر تعلیم حاصل کرو، تم ولایت کا تاج ہو گے۔ چنانچہ میں 1906ء میں قادیان تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہو گیا اور اکثر حضرت اقدس کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا اور کئی بار سیر میں بھی شامل ہوا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ 126روایات سید تاج حسین صاحب بخاری بی اے، بی ٹی)

حضرت میاں سوہنے خان صاحب فرماتے ہیں کہ کمترین 1899ء میں ریاست پٹیالہ میں محکمہ بندوبست میں ملازم ہوا اور کام پیمائش کا کرتا رہا۔ شیخ ہاشم علی سنوری گرداور قانون گو تھے۔ ہماری پڑتال کو آیا اور کام دیکھ کر بہت راضی ہوا۔ انہوں نے بیان کیا کہ تمہارے سے قادیان کتنی دور ہے؟ میں نے عرض کیا کہ تیس کوس ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود کا خادم ہوں۔ میں نے جواب دیا (یعنی اُس وقت یہ احمدی نہیں تھے ناں تو ان کا لہجہ کیا تھا) کہ ایک مرزا صاحب چوہڑوں کا پیر ہے۔ ایک عیسیٰ بن گیا۔ (نعوذ باللہ) اور دولت اکٹھی کر رہے ہیں۔ چند روز گزرے تو موضع ہٹ میں ایک بزرگ ولی اللہ کی مزار دیرینہ ہے (پرانا مزار ہے) جس کا نام فتح علی شاہ ہے۔ میری خواب میں اس بزرگ کی مزار میں جناب مسیح موعود آئے۔ مَیں نے مسیح موعود کو لوئی بچھا دی۔ حضرت صاحب اوپر بیٹھ گئے۔ مَیں اُن کی خدمت میں حاضر رہا (یہ اپنی خواب کا ذکر کر رہے ہیں) اور خدمت کرتا رہا۔ ایک ماہ لگاتار یہی حالت رہی۔ اس کے بعد میری خواب میں شاہ فتح علی صاحب مزار والے آئے اور فرمایا کہ امامِ وقت پیدا ہو گیا قادیان میں۔ میں نے عرض کیا کہ مرزا غلام احمد! اس بزرگ نے فرمایا۔ مرزا غلام احمد صاحب۔ میں ایسا خواب خیال سمجھ کر چُپ رہا۔ تھوڑے دنوں کے بعد میری خواب والے بزرگ آئے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں قادیان گئے اور کیوں نہیں بیعت کی۔ جلدی جا کر بیعت کرو۔ میں ارادہ مستقل کر کے رخصت لے کر گھر آیا۔ کچھ خانگی معاملات کی وجہ سے مجھے دیر ہو گئی کہ وہی ولی اللہ پھر خواب میں ملے کہ ہم نے تم کو گھر بیٹھنے کے لئے نہیں کہا تھا۔ تم جلد ہی قادیان جا کر بیعت کر لو۔ اس دن کمترین گھر سے روانہ ہو کر موضع راسگو میں رات جا رہا۔ (وہاں ٹھہرے) اُس جگہ میرے رشتہ دار تھے۔ انہوں نے کہا: ماہ پوہ کے بعد چلیں گے۔ مَیں نے اُن کی بات کو مان لیا۔ رات کو مجھے خواب میں شاہ فتح علی صاحب ملے اور فرمایا۔ پندرہ کوس آ گئے ہو اور سترہ کوس باقی ہے۔ ہم تمہارے ساتھ ہیں۔ کونسا تم کو خوف ہے۔ پھر صبح کو روانہ ہوا۔ قادیان میں پہنچ گیا۔ جناب مسیح موعود صاحب جنوب کی طرف بہت سے آدمیوں کے درمیان سیر کو گئے تھے۔ میں نے لوگوں سے دریافت کیا کہ لوگ جنگل میں کیوں جمع ہو گئے۔ لوگوں نے بتلایا کہ مرزا صاحب سیر کو جا رہے ہیں۔ اُن کے ساتھ جاتے ہیں۔ مَیں اُن لوگوں کے

ساتھ ہوکر جاملا اور جا کر حضرت صاحب کے ساتھ السلام علیکم کہا اور مصافحہ کیا۔ مرزا صاحب نے مجھے فرمایا کہ کس جگہ سے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ضلع ہوشیار پور اور موضع میٹیانہ سے آیا ہوں۔ فرمایا تمہارا نام کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: سوہنے خان۔ فرمایا تم وہی سوہنے خان ہو، خوابوں والے۔ (حضرت مسیح موعود کو بھی لگتا ہے اللہ تعالیٰ نے ان کے بارے میں بتا دیا تھا)۔ مَیں نے عرض کیا کہ مَیں وہی آپ کا غلام ہوں۔ فرمایا تین دن تک رہو۔ تین دن کے بعد بیعت لے لیں گے۔ تین دن کے بعد بیعت لی۔ فرمایا کہ پہلے مسیح ناصری کے بھی بیعت غریب لوگ ہوئے تھے۔ (انہوں نے کہا تھاناں کہ بہت سے غریب لوگ اور چوہڑے چمار بیعت کر رہے ہیں، مسیح بن گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے اس جواب میں فرمایا جو انہوں نے خود تو نہیں کہا ہوگا، یا ہوسکتا ہے خبر پہنچی ہو کہ پہلے مسیح ناصری کی بیعت بھی غریب لوگوں نے کی تھی)۔ میرے بھی پہلے غریب لوگ ہوئے ہیں۔ بعدازاں فرمایا: مجھے سچا جانو۔ (جو نصائح فرمائیں ایک یہ کہ کامل یقین ہو میری سچائی پر) دوسرے پنج وقت نماز ادا کرو اور تیسری بات کبھی جھوٹ نہیں بولنا اور یہ فرما کر مجھے اجازت دے دی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ193تا195روایات میاں سوہنے خاں صاحب سکنہ میٹیانہ)

تو یہ تین نصیحتیں ہر احمدی کو اپنے سامنے رکھنی چاہئیں۔

حضرت فضل الٰہی صاحب ولد محمد بخش صاحب فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک دن حضرت مسیح موعود اور اماں جان سیر کرتے ہوئے ہمارے گاؤں آئے۔ جب واپس جانے لگے تو حکم کیا کہ پانی پلاؤ۔ (حضرت اماں جان کو پیاس لگی۔ اُن کی بھی اطاعت کا چھوٹا سا واقعہ ہے)۔ میری والدہ صاحبہ نے مجھے گلاس میں پانی ڈال کر دیا اور کہا کہ لے جاؤ۔ میں جلدی سے اُن کے پاس پانی لے گیا اور اماں جان اور حضرت صاحب راستے میں کھڑے تھے۔ اماں جان کو مَیں نے پانی دیا۔ انہوں نے پکڑ کر پینا شروع کیا۔ حضرت صاحب نے صرف اتنا لفظ کہا کہ پانی بیٹھ کر پینا چاہئے۔ اماں جان نے صرف ایک گھونٹ پانی پیا تھا۔ یہ بات سن کر فوراً بیٹھ گئے اور باقی پانی بیٹھ کر پیا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 353روایات حضرت فضل الٰہی صاحب)

حضرت نظام الدین صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ اُس زمانے میں دستور تھا کہ پہلے سب مہمان گول کمرہ میں جمع ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت اقدس فداہ اَبی واُمّی کو اطلاع پہنچائی جاتی کہ حضور تمام خادم حاضر ہیں۔ ایک دن حضرت اقدس پہلے ہی تشریف فرما ہو گئے تو حضرت خلیفہ اول حضرت مولوی نورالدین صاحب ابھی تشریف نہ لائے تھے۔ اس غلام کو حضور نے فرمایا کہ جاؤ مولوی صاحب کو بلا لاؤ۔ بندہ دوڑتا ہوا مطب میں گیا اور حضرت اقدس کا ارشاد عرض کیا۔ حضرت خلیفہ اوّل فرمانے لگے (سوال کیا) کہ حضرت صاحب تشریف لے آئے ہیں؟ بندے نے کہا: ہاں اور کہا کہ جناب کو یاد فرمایا ہے۔ اس پر حضرت خلیفہ اول مطب سے دوڑ پڑے اور گول کمرہ تک دوڑتے ہوئے حاضر ہوئے۔ مجلس میں حضرت خلیفہ اوّل عموماً سرنگوں رہتے تھے (نیچا سر کئے بیٹھے رہتے تھے) سوائے اس صورت کے کہ حضرت اقدس خود مخاطب فرمائیں ورنہ دیر تک سرنگوں رہتے تھے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد3صفحہ 106تتمہ روایات نظام الدین صاحب)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب فرماتے ہیں کہ بیان کیا مجھ سے مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کی طرف سے رات کے گیارہ بارہ بجے کوئی حضرت خلیفہ اول کے گھر دودھ مانگنے آیا۔ مولوی صاحب نے مجھے فرمایا کہ ہمارے گھر میں تو دودھ نہیں، مگر جس طرح بھی ہو کہیں سے جلد دودھ مہیا کرو، چاہے کتنا ہی خرچ ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ حضرت صاحب کا آدمی خالی ہاتھ جائے۔ (وہاں ہوسکتا ہے کوئی مہمان آیا ہو، حضرت مسیح موعود نے اُس کے لئے منگوایا ہو) مَیں دوڑا اور مہمان خانے کے سامنے جو گھر ہیں اُن میں سے ایک کو جگایا۔ اُس نے بھینس سے دودھ نکالنے کی کوشش کی اور خدا نے کیا دودھ نکل آیا (عموماً لوگ شام کو بھینسیں دوہ لیتے ہیں، لیکن رات کو پھر دوبارہ دوہا تو دودھ نکل آیا) اور مولوی صاحب بہت خوش ہوئے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 385 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحب)

حضرت حافظ جمال احمد صاحب فرماتے ہیں کہ مولوی غلام محمد صاحب مرحوم نے بیان کیا کہ ایک دفعہ بٹالہ کے ایک صاحب (میں اُن کا نام بھول گیا ہوں)۔ حضرت مسیح موعود کی اجازت سے حضرت خلیفہ اول کو اپنا ایک بیمار دکھانے کے لئے بٹالہ لے گئے اور حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ مولوی صاحب! شام تک تو آپ واپس آ جائیں گے۔ مولوی صاحب نے فرمایا جی حضور! آ جاؤں گا۔ خدا کی شان بٹالہ پہنچ کر ایسی بارش ہوئی کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا۔ اسی ہی حالت میں شام کو مولوی صاحب قادیان پہنچ گئے۔ گھٹنے گھٹنے پانی چلنا پڑا۔ پاؤں میں کانٹے بھی چبھ گئے۔ حضرت مسیح موعود کو علم ہوا تو افسوس کیا اور فرمایا: مولوی صاحب! میرا منشاء یہ تو نہ تھا۔ آپ نے اتنی تکلیف کیوں اُٹھائی۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 386 روایات حضرت حافظ جمال احمد صاحب)

حضرت میاں عبدالعزیز صاحب المعروف مغل صاحب بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی نور الدین صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہوئے تھے۔ قریباً بارہ ایک بجے کا وقت تھا۔ گرمیوں کے دن تھے۔ حضرت (اماں جان) نے اندر سے ایک خادم بھیجا اور اُس نے آ کر کہا کہ مولوی صاحب! حضرت (اماں جان) فرماتی ہیں کہ آ کر میرا فصد کھول دو۔ فرمایا کہ امّاں کو جا کر کہہ دو کہ اس بیماری میں اس وقت فصد کھولنا طب کی رو سے سخت منع ہے۔ پھر وہ کچھ دیر کے بعد اندر سے آئی۔ پھر اُس نے یہی کہا۔ حضرت مولوی صاحب نے پھر بھی یہی جواب دیا۔ پھر کچھ دیر کے بعد حضرت میاں محمود احمد صاحب تشریف لے آئے۔ اُن کو حضرت مولوی صاحب نے گود میں لے لیا اور پوچھا میاں صاحب! کس طرح تشریف لائے؟ فرمایا کہ ابّا کہتے ہیں کہ آ کر فصد کھول دو۔ تو مولوی صاحب اُسی وقت چلے گئے اور آ کر فصد کھول دیا۔ جب جانے لگے تو ایک شخص غلام محمد صاحب نے کہا کہ آپ تو فرماتے تھے منع ہے۔ فرمایا: اب طب نہیں اب تو حکم ہے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 9صفحہ45تا46 روایات میاں عبدالعزیز صاحب)

میاں شرافت احمد صاحب اپنے والد حضرت مولوی جلال الدین صاحب مرحوم کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے والد صاحب کی بہت عقیدت تھی اور حضور بھی اُن پر خاص نظر شفقت فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولوی صاحب کی والدہ صاحبہ اعوان قوم سے تھیں، اور مولوی صاحب بھی اس قوم سے تھے۔ (مولوی جلال الدین صاحب بھی اعوان قوم سے تھے) اس لئے حضرت مولوی صاحب ان سے محبت کا سلوک فرمایا کرتے تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی طرف سے یہ حکم تھا کہ جب قادیان آؤ تو یا حضرت مسیح موعود کی مجلس میں بیٹھو، اور اُس کے بعد میرے پاس بیٹھو۔ اس کے سوا کسی اور جگہ جانے کی تم کو اجازت نہیں ہے۔ والد صاحب بیان کیا کرتے تھے کہ میں ایسا ہی کیا کرتا تھا۔ والد صاحب بیان کرتے تھے کہ ایک دفعہ مَیں نے رمضان شریف بھی قادیان میں گزارا۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12صفحہ277حالات مولوی جلال الدین صاحب مرحوم)

حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ولد چوہدری نصر اللہ خان صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول اُن دنوں علاوہ مطب کے کام کے اس کمرے میں جہاں اب حکیم قطب الدین صاحب کا مطب ہے مثنوی مولانا روم کا درس دیا کرتے تھے۔ مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ آپ کی صحبت کا بھی اُن ایام میں موقع ملتا رہا۔ مجھے خوب یاد ہے کہ بعض دفعہ اس درس کے دوران میں کوئی آدمی آ کر کہہ دیتا کہ حضرت مسیح موعود باہر تشریف لے آئے ہیں تو یہ سنتے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول درس بند کر دیتے اور اُٹھ کھڑے ہوتے اور چلتے چلتے پگڑی باندھتے جاتے اور جوتا پہننے کی کوشش کرتے، اور اس کوشش کے نتیجے میں اکثر آپ کے جوتے کی ایڑیاں دَب جایا کرتی تھیں۔ جب آپ حضرت مسیح موعود کی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو جب تک حضور آپ کو مخاطب نہ کرتے آپ کبھی نظر اُٹھا کر حضور کے چہرہ مبارک کی طرف نہ دیکھتے۔

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 6 صفحہ 249-248 روایات حضرت سر محمد ظفر اللہ خان صاحب)

حضرت صوفی غلام محمد صاحب فرماتے ہیں (حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد روایت لکھنے والے نے لکھا ہے) کہ سب نے مولوی نورالدین صاحب کی بیعت کر لی اور مولوی صاحب نے فرمایا۔ ’’کل مَیں تمہارا بھائی تھا۔ آج مَیں تمہارا باپ بن گیا ہوں۔ تم کو میری اطاعت کرنی ہوگی۔ امۃ الحفیظ سب سے چھوٹی تھی، حضور کی اولاد میں سے، (یعنی حضرت خلیفہ اول امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ کا ذکر کر کے فرماتے ہیں کہ امۃ الحفیظ حضور کی اولاد میں سے سب سے چھوٹی تھی) فرمایا کہ اگر امۃ الحفیظ کی بیعت کی جاتی تو مَیں اُس کی ایسی ہی اطاعت کرتا جیسی کہ مسیح موعود کی۔‘‘

(رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 283 روایات حضرت صوفی غلام محمد صاحب)

اللہ تعالیٰ ان تمام (رفقاء) کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور جس طرح ان کی خواہش تھی کہ یہ اگلے جہان میں بھی حضرت مسیح موعود کے ساتھ ہوں، یہ خواہشات بھی پوری فرمائے۔ ان کی نسلوں کو بھی وفا اور اطاعت کے طریق پر قائم رکھے۔ ہمیں بھی توفیق دے کہ ہم کامل اطاعت کے ساتھ اس زمانے کے امام کے ساتھ تعلق قائم رکھنے والے ہوں۔ آپ نے اپنے مخلصین کے لئے جو دعائیں کی

ہیں، اُن کے بھی ہم وارث بنیں۔ اور آپ کے بعد آپ کے ذریعے سے قائم ہونے والی قدرتِ ثانیہ کے ساتھ بھی وفا، محبت اور اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول کا ارشاد مَیں نے پڑھ کر سنایا کہ کامل اطاعت کرنی ہوگی۔ اور خلافت کے ساتھ جُڑ کر اُس جماعت کا حصہ بنیں جس نے اس زمانے میں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننا ہے کیونکہ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

ابھی مَیں جمعہ کی نماز اور نمازِ عصر کے بعد دو جنازے پڑھاؤں گا۔ ایک جنازہ تو ایک شہید مکرم طارق احمد صاحب ابن مبارک احمد صاحب کا ہے۔ ان کی پیدائش لیّہ کے ایک گاؤں کی ہے۔ طارق صاحب کی پیدائش سے دو مہینے پہلے ان کے والد مبارک صاحب وفات پا گئے تھے۔ مکرم طارق صاحب کی عمر اکیالیس (41) سال تھی۔ بڑے ذہین اور قابل انسان تھے۔ 17؍مئی 2012ء کو طارق صاحب سودا سلف لینے کے لئے کہروڑ ضلع لیہ میں گئے اور کچھ جو کاروباری لوگ تھے اُن کے پیسے بھی واپس کرنے تھے۔ واپسی پر تقریباً چار بجے فون کیا کہ سبزی وغیرہ لے لی ہے کوئی اور چیز تو نہیں لینی؟ اُس کے بعد ان سے پھر کوئی رابطہ نہیں ہوا۔ شام تک رات تک گھر نہیں پہنچے۔ فون پر رابطہ کرنے کی کوشش کی، کوئی رابطہ نہیں ہو سکا۔ بہرحال بعد میں یہ پتہ لگا کہ اُن کو واپسی پر آتے ہوئے کچھ نامعلوم افراد نے اغواء کر لیا اور کسی نامعلوم جگہ پر لے گئے اور ہاتھ پاؤں باندھے ہوئے تھے اور شدید تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ تشدد کے دوران مرحوم کا ایک پاؤں بھی توڑ دیا۔ ایک کندھا اور پسلیاں بھی توڑی ہوئی تھیں۔ دونوں گھٹنوں پر کیلوں کے نشان تھے۔ آنکھ پر بھی بڑی کاری ضرب تھی۔ سر پر بھی بے انتہا تشدد تھا اور تشدد کے بعد پھر سر پر انہوں نے فائر کیا اور ان کو شہید کر دیا۔ پھر ظلم کی اور بربریت کی انتہا یہ ہے، وہ تو خیر پہلے بھی انتہا ہی ہے، کہ پھر اس کے بعد ایک ڈرم میں ڈال کر راجن شاہ میں نہر میں پھینک دیا۔ اتفاق سے نہر بند تھی، ورنہ تو نہر میں نعش کا پتہ ہی نہیں لگنا تھا۔ اگلے روز پولیس نے بتایا کہ نعش ملی ہے اور پھر لواحقین چہرہ سے تو پہچان نہیں سکے تھے۔ اتنی زیادہ بری حالت کی ہوئی تھی کہ مسخ کیا ہوا تھا۔ اُن کے کپڑوں سے اور اَور نشانیوں سے لواحقین نے پہچانا۔ امیر صاحب کی رپورٹ کے مطابق کہتے ہیں کہ جماعتی مخالفت نہیں ہے لیکن میرا خیال ہے کہ جماعتی مخالفت ہی تھی کیونکہ شریف النفس تھے۔ کسی سے کوئی ایسا واسطہ نہیں تھا اور اس سے پہلے ان کے کسی رشتہ دار کو بھی فائر کر کے اسی طرح زخمی کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان دشمنوں کو بھی جلد عبرت کا نشان بنائے اور احمدیت کے حق میں بڑے واضح نشانات ظاہر فرمائے اور جلد ظاہر فرمائے۔ ہمیشہ یاد رکھیں کہ ایسی حالت میں جب تک دعاؤں کی طرف توجہ نہیں کریں گے اور اللہ تعالیٰ سے نشان نہیں مانگیں گے اُس وقت تک وہ کامیابیاں ہمیں نظر نہیں آئیں گی جن کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے۔ عموماً جو کامیابیاں نشانوں کے بعد ملتی ہیں وہی ایک واضح اور ایسی کامیابیاں ہوتی ہیں جو دشمن کو بھی نظر آ رہی ہوں تو پھر ہی دشمن حق کو تسلیم کرتا ہے۔ ایک خارق عادت قسم کی کامیابیاں تب ملتی ہیں جب ہم لوگ اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی سے جھکنے والے ہوں گے، دعائیں مانگنے والے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اور اُس کے بندوں کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ مرحوم کے برادر نسبتی عارف احمد گل صاحب مربی سلسلہ ہیں، انہوں نے بھی ان کی بڑی خوبیاں بیان کی ہیں اور بڑی محبت کرنے والے تھے۔ ان کی اہلیہ محترمہ کے علاوہ چھ بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔ بڑے بیٹے کی عمر اٹھارہ سال ہے اور چھوٹے بچے کی عمر دو سال ہے۔ اس کے درمیان باقی بچوں کی عمریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اپنی حفاظت میں رکھے۔

دوسرا جنازہ امۃ القیوم صاحبہ کا ہوگا جو ربوہ کی رہنے والی تھیں اور شیخ عبدالسلام صاحب کی اہلیہ تھیں۔ جو 3؍مئی کو وفات پا گئیں۔ یہ ربوہ میں آباد ابتدائی خاندانوں میں سے ایک تھیں۔ موصیہ تھیں۔ ان کے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ اُن کے ایک بیٹے عبدالحفیظ صاحب یہاں ہیں اور اسی طرح ہالینڈ میں بھی ہیں، ربوہ میں بھی ہیں۔ ان کے دو نواسے جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

۞ محترمہ قیصرہ ہاشمی صاحبہ حلقہ وحدت کالونی لاہور جوڑوں کے درد کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں نیز ان کے میاں محترم ظفر ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ وحدت کالونی لاہور بھی بیمار رہتے ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم چوہدری محمد یوسف صادق صاحب محاسب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ آمنہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد صادق صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ہومیو پیتھک ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم پروفیسر مرزا مبشر احمد صاحب زعیم اعلیٰ بیت الاحد علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا پوتا بیمار ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

۞ مکرم ماسٹر منصور احمد صاحب صدر محلّہ دارالشکر جنوبی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم کرامت اللہ ڈھڈی صاحب (المعروف کرامت شیشے والے) سیکرٹری امور عامہ دارالشکر جنوبی ربوہ کا بائی پاس طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور اس آپریشن کو کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی اور پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم رفیع احمد صاحب رکشہ ڈرائیور ابن مکرم سلیم صاحب دارالعلوم جنوبی احد ربوہ اطلاع دیتے ہیں۔

میرے بھائی مکرم علی اشرف صاحب کی دائیں ٹانگ ایک ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ علاج جاری ہے احباب جماعت سے شفائے کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال
ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہٖ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پا چکے ہیں۔
اطباء و سٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں
خورشید 1958
حکیم شیخ بشیر احمد
ایم۔اے۔ فاضل طب والجراحت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com
مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ، کامیاب علاج
نوجوانوں کے امراض و نفسیاتی بیماریاں
عورتوں کی مرض اٹھرا، بچوں کا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا
بے اولاد مردوں اور عورتوں کا کامیاب علاج
1954 NASIR ناصر 2012
دنیائے طب کی خدمات کے 58 سال
حکیم میاں محمد رفیع ناصر
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
TEL.047-6211434,6212434, FAX: 6213966

G.H.P کی معیاری زود اثر سیل بند پوٹینسی
پیکنگ و پوٹینسی — گلاس شواب 10ML — پلاسٹک شواب 25ML
30/200/1000 — Rs 20/= — Rs 30/=
خوبصورت بریف کیس بمعہ 240,120,60 سیل بند ادویات کے علاوہ جرمن شواب سیل بند پوٹینسی رعایتی قیمت پر خریدیں۔

لمبے، گھنے سیاہ اور ریشمی بالوں کا راز
سپیشل ہومیو ہیئر ٹانک
یہ تیل دماغ کی طاقت، بالوں کی مضبوطی اور نشوونما کیلئے ایک لاثانی ٹانک ہے۔
رعایتی قیمت پیکنگ 120ML =/250 روپے

چھوٹے قد کا سپیشل علاج
تین مختلف مرکبات پر مشتمل قد کو بڑھانے کیلئے لڑکوں اور لڑکیوں کی الگ الگ زود اثر دوا ہے۔
دو ماہ کا علاج رعایتی قیمت =/350 روپے

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصاراللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 10 جولائی

طلوع فجر	3:40
طلوع آفتاب	5:08
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا: قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

سونے اور چاندی کے دلکش زیورات کا مرکز
GM میاں غلام مصطفیٰ جیولرز
044-2003444-2689125 میرک ضلع اوکاڑہ
طالب دعا میاں غلام صابر
0345-7513444
0300-6950025

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔ تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات
اب پیچ کے ساتھ ساتھ ربوہ میں با اعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پیچ 047-6214510- 049-4423173

PTCL-V فرنچائز
EVO, Brodband, Vfone ہر وقت ہر جگہ
MTA دوران سفر یا گھر میں تیز ترین EVO انٹرنیٹ
Vfone موبائل میں بھی دستیاب ہے۔
تحسین ٹیلی کام حافظ آباد روڈ پنڈی بھٹیاں
میاں طارق محمود بھٹی آفس 0547-531201,2
حافظ اعجاز احمد بھٹی 0300-7627313,0547415755

احمد ٹریولز انٹرنیشنل گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون و بیرون ملک ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

مٹاپا ختم
ایک ایسی دوا جس کے چھ ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے وزن 40 پونڈ تک کم ہو جاتا ہے۔ دوا گھر بیٹھے حاصل کریں
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

By Sahib Jee
فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

Education Concern
MBBS & Engineering
Southeast University in China
Affiliated with W.H.O, Govt. of China & Pakistan Engineering Council (PEC).
→ A-Level & Fsc. Students who are waiting for their results are encouraged to apply to reserve the seats.
→ English Medium.
→ No Bank Statement, No IELTS or TOEFL.
→ Excellent environment for female students.
Education Concern®
67-C, Faisal Town, Lahore
(Opposite Gourmet Restaurant)
042-35162310 / 0302-8411770
www.educationconcern.com

The Vision of Tomorrow
New Haven Public School
Multan Tel :061-6779794

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یوپی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FR-10

ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیاء
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ایئر کولر
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
رمضان مبارک سے قبل
جلسہ سالانہ برطانیہ MTA(U.K) کیلئے مکمل ڈش جاپے ٹاور ہونا ہو۔ صرف 2700 روپے میں فٹ اور چالو کروائیں۔
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com